یاسمین حمید

بہت کچھ کرلیا میں نے

انہی دو چار لمحوں میں
بہت کچھ کرلیا میں نے

ستارے توڑ کر لائی
زمیں پر ان کو
آیندہ کے استقبال کی خاطر بچھایا
رات سے پیچھا چھڑایا

شہر کی گلیوں میں رقصِ دل کیا
غم کا قفس کھولا
پرندوں کو اڑایا

لفظ کو آواز دی
آواز کا چہرہ بنایا

کچھ ضروری خط لکھے
محتاط لہجے میں
کسی کارِزیاں کی
آخری ترتیب بندی کی
نئے کاغذ کے ٹکڑوں سے نکلتی روشنی کو

اپنے اندر جذب کرنے کے
ہنر کو آزمایا

اور پھر یکدم
خوشی کی پھڑ پھڑاہٹ سے
کسی طوفان کو
تسخیر کرنے کے عمل میں
اپنی ساری انگلیاں کاٹیں
لہو کے رنگِ تازہ سے
کسی کے مرغزاروں کو سجایا

زندگی کے کھیل میں پھر
زخم کھانے کی کہانی بھی سنائی
ہارنے اور جیتنے کے مرحلے کیا ہیں
شکستِ جاں کی صورت میں
کہاں کے راستوں کی خاک
پیروں سے نہ اترے گی
یہ سمجھا' خود کو سمجھایا

پرانی میں
انہی دو چار لمحوں میں
کہیں گم ہو گئی